www.KitaboSunnat.com

التفسیر والتعبیر

مولانا عزیز زبیدی واربرٹن

سورۂ بقرہ

(قسط ۷)

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا

ان کی کہاوت (یعنی) اس شخص کی سی کہاوت ہے جس نے آگ روشن کی پھر جب اس کے آس پاس کی چیزیں

حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ۝

جگمگا اٹھیں تو اللہ نے ان کا نور سلب کرکے ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ اب ان کو کچھ نہیں سوجھتا

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝

بہرے گونگے اور اندھے ہیں کہ وہ پھر (راہ راست پر) نہیں آسکتے۔

لہ مَثَلُهُمْ (ان کی کہاوت، مثال) یہاں پر ان منافقوں کی کیفیت (در پیچ و تاب کا حال ایک مثال کے ذریعے واضح فرمایا گیا ہے۔

زبانی کلامی کلمہ پڑھ کر مسلمان برادری میں شامل ہو گئے اور مزے مزے رہنے لگے، یہاں تک کہ وحی الٰہی نے آکر ان کی قلعی کھول دی، کہ گو یہ لوگ مسلمانوں میں گھل مل گئے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان میں سے نہیں ہیں بلکہ مارِ آستین ہیں، چنانچہ اس کا انکشاف ہوتے ہی ان کے سب منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ دین تو پہلے بھی نہیں تھا، اب دنیاوی مقاصد کا مستقبل بھی تاریک ہو گیا، بس ع خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ بالکل یوں جیسے آگ جلا کر روشن کی، جب ماحول جگمگا اٹھا تو روشنی گل ہو گئی اور وہ پھر اس اندھیرے کی لپیٹ میں آگئے جس سے وہ نکلے تھے یا نکلنا چاہتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْ كَصَيِّبٍ[12] مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُونَ

یا جیسے آسمانی بارش کہ اس میں (کئی طرح کے) اندھیرے ہیں اور گرج اور بجلی، موت کے ڈر سے مارے کڑک کے

أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ

انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے لیتے ہیں   اور (اللہ منکروں کو گھیرے ہوئے ہے (کہ اس کی پکڑ سے

آج تقریباً تقریباً ساری دنیا کا یہی حال ہے، اسلام کا نام لیتے ہیں کہ مسلمانوں کا اعتماد حاصل رہے اور وہ ان کے اقتدار کی پنجالی آسانی کے ساتھ اپنے گلے میں ڈال لیں — لیکن جب قوم یہ کہنا شروع کر دیتی ہے کہ جس اسلام کے آپ گن گا رہے ہیں اگر واقعی آپ کے نزدیک وہ اتنی عظیم دولت ہے تو پھر عملاً اسے پورا پورا قبول کیوں نہیں کرتے؟ تو "گم سُم" ہو کر رہ جاتے ہیں یا کہنے والے کو کرسی کا بھوکا کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ تاہم پھر ہزار کوشش کے باوجود قوم سے چھپ نہیں سکتے اور سیاستین سو کی یہ سیاسی منافقت بالآخر منظرِ عام پر آ کر رہتی ہے۔

[11] صُمٌّ (بہرے) یعنی نہ حق سن سکتے ہیں نہ بول سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں، جہاں صورتِ حال یہ ہو، وہاں راہِ راست کی طرف ان کے پلٹ آنے کی کوئی توقع کرے بھی تو کیسے؟ یعنی مفادِ عاجلہ (یعنی نقد اور حاضر فائدے) کے سلسلے میں وہ اس قدر "ذکی الحس" (حساس) ہو گئے ہیں کہ ان کے سوا ان کو اور کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے، بالکل ایک کاروباری خبطی کی طرح کہ: بات کوئی ہو، اسے مال و منال کی بات ہی سنائی دے گی۔ محل و موقع کوئی ہو وہ بہرحال چیزوں کے بھاؤ کی بات کرے گا، سامنے کچھ ہو رہا ہو، اسے بہرحال "غلّے کی ڈھیری" ہی نظر آئے گی۔ یہی حال ان کا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے جو بھی سن پاتے ہیں، اس پر وہ یہی سوچنے لگ جاتے ہیں کہ اب اس کی آڑ میں کیا شکار کھیلا جا سکتا ہے، جو بھی دیکھ پاتے ہیں، اسے وہ "خوانِ یغما" ہی دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ بولنا بھی پڑ جائے تو بھی سودے کی ہی بات کریں گے کہ: آخر اس سے کیا وصول ہو گا — اب آپ غور فرمائیں، جہاں کیفیت یہ ہو وہاں "بہروں، گونگوں اور اندھوں" کی دنیا آباد نہ ہو گی تو اور کیا ہو گا۔

"یعنی اللہ کے نبی نے دینِ اسلام روشن کیا اور خلق نے اس میں راہ پائی اور منافق اس وقت اندھے ہو گئے، آنکھ کی روشنی نہ ہو تو مشعل کیا کام آوے، کانٹے نرا اندھا ہو تو کسی کو پکارے یا کسی کی بات سنے، بہرا بھی ہوا اور گونگا بھی، وہ کیونکر راہ پر آوے، منافقوں کو یہ عقل کی آنکھ ہے نہ آپ سے پہچانیں، نہ مرشد کی طرف رجوع ہے کہ وہ ہاتھ پکڑے نہ حق کی بات کو کان رکھتے ہیں۔ ایسے شخص سے توقع نہیں کہ پھر پاوے۔ (موضح)

[12] اس مثال میں بھی مطلب پرستوں کی ذہنیت بیان کی گئی ہے یعنی وہ چاہتے ہیں کہ انھیں صرف ایسا اسلام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا

کہیں نہیں نکل سکتے) قریب ہے کہ بجلی ان کی نگاہوں کو اچک لے جائے جب ان کے آگے بجلی چمکی تو

فِيْهِ ڎ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ

اس میں (کچھ) چلے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہے تو (ابھی) ان کی سننے

وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اور دیکھنے کی قوتیں (ان سے) سلب کرلے، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

چاہیے جو ان کے صرف مفاد عاجلہ کی ضمانت مہیا کرے، اور وہ بھی اس قدر "بے آمیز" ہو کہ، جان جوکھوں میں ڈالنے والی بات کا کھٹکا تک بھی باقی نہ رہے۔ بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ کانوں میں اس کی بھنک بھی نہ پڑے تاکہ رنگ میں بھنگ نہ پڑے، عیش کی کوئی گھڑی بھی منغص نہ ہونے پائے، اور پرلطف زندگی کی دوڑ میں کہیں بھی کوئی بریک نہ لگنے پائے ـــــ اگر کہیں ایثار کا مرحلہ آجاتا ہے تو کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح اس سے بچ ہی جائیں، خدا کہتا ہے کہ بچاؤ کے لیے بھی جو تدبیریں اختیار کرتے ہیں وہ بھی خدا سے بے نیاز ہو کر کرتے ہیں، حالانکہ اگر اللہ چاہے تو وہ ان کے سوچنے سمجھنے کے وسائل (کان اور آنکھیں) ہی مسمار کر دے، آخر ان کو سوچنا چاہیے کہ خدا کیا نہیں کر سکتا۔

بارش سے مراد "وحی الٰہی" ہے جس میں پیام بشارت بھی ہے اور ذمہ داریوں کے چونکا دینے والے احکام بھی، بشارتوں پر نظر کرتے ہیں تو دوڑ کر شامل ہو جاتے ہیں، لیکن جب مشکلات کا تصور کرتے ہیں تو چھپتے ہیں۔ بچنے کی تدبیریں کرتے ہیں اور جب محسوس کرتے ہیں کہ کسی طرح بھی جان نہیں چھوٹے گی تو ٹھٹک کر رک جاتے ہیں۔

اس میں کمزور ایمان والوں کی بات نہیں بیان کی گئی جیساکہ بہت سے بزرگوں نے لکھا ہے، بلکہ ایسے منکرین حق کا ذکر ہے جو "مطلب پرستی" میں اتنے دور نکل گئے ہیں کہ سطحی مقاصد کے حصول کے لیے اگر ان کو اپنی کافری میں لچک پیدا کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو وہ بھی کر گزرتے ہیں یعنی کفر میں حد درجہ مخلص ہوتے ہیں بہرحال کافر دو میں کم ازکم یہ خوبی تو ہوتی ہے کہ اپنے شخصی مفاد کے لیے کفر میں لچک پیدا کرنے کو بھی اپنے خصوصی مفہوم میں "کفر" ہی تصور کرتے ہیں، مگر یہ منافق ایسے بے ضمیر اور بزدل کافر ہیں کہ معمولی سے معمولی فائدہ کے لیے بھی اپنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ کسی طرح ان کے کام و دہن کے چسکے پورے ہو سکیں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ مسلمانوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو مطلب کی بات ہو تو دین دار بن جاتے ہیں، ورنہ اپنے کو گنہگار کہہ کر کنارہ کر جاتے ہیں — ظاہر ہے، یہاں بھی بات "دین" کی نہ رہی، نفس طاغوت کی رہی۔ اس لیے اندیشہ ہے کہ ان کا بھی حشر مسلمانوں میں نہ ہو۔ ہمارے نزدیک اس مرض میں اہلِ سیاست زیادہ مبتلا ہیں بلکہ حد درجہ خدا سے بے خوف ہو کر "کلمۂ اسلام" کا کاروبار کرتے ہیں۔

خدا نے دو مثالیں بیان کی ہیں لکھتے ہیں، پہلی خالص منافقین کی ہے اور دوسری نیم منافقوں کی، لیکن ہمارے نزدیک زیادہ صحیح یہ ہے کہ دونوں خالص منافقین کی ہیں، کیونکہ ان میں جو بھی بات ہے، اس کا ہر جزئیہ کفر کو مستلزم ہے۔ پہلی مثال میں یہ ہے کہ کچھ چل کر ٹھٹھک جاتے ہیں کہ اب کیا کریں؟ انھیں کچھ نہیں سوجھتا، دوسری میں یہ ہے کہ: اگر بعض اغراض سیئہ کے لیے "آمنا" کہتے ہیں تو ان کو اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد جان و مال اور مفاد کی یہ یہ قربانیاں بھی دینا پڑیں گی — اس لیے گھبرا جاتے ہیں اور ان سے بچنے کے لیے تدبیریں کرتے ہیں، پھر وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ بس اب ہم بچ گئے۔

عہد نبوی میں اہلِ نفاق کی مزید کارگزاریاں

اہلِ نفاق کیا تھے اور کیا نہیں تھے؟ اس کا کچھ حصہ اوپر کی سطور میں بیان ہو گیا ہے اور مزید درج ذیل ہے۔ گو یہ ساری تفصیل دورِ نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک دور کے اہلِ نفاق سے متعلق ہے تاہم بعد کے اہلِ نفاق کے سمجھنے کے لیے بھی اس سے مدد مل سکتی ہے۔ بندۂ عاصی کی یہ کوشش رہتی ہے کہ ایک مضمون کے سلسلے کی ساری تفصیل ایک جگہ جمع ہوتی جائے، خدا جانے "التفسیر والتعبیر" کے اتمام کی نوبت آتی ہے یا نہ، تاہم جتنے مباحث آتے جائیں مناسب حد تک مکمل ہوتے جائیں تو بہتر رہے گا، غرض یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدمتِ قرآن ہو جائے جو قیامت میں میرے لیے ذریعۂ نجات بنے۔

بے یقینی کا مرض | یہ لوگ سدا تذبذب کا شکار رہتے تھے، اس لیے ادھر بھی اور ادھر بھی، سبھی سے "صاحب سلام" کے قائل مگر لغرض التحصال۔

مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ إِلٰى هٰٓؤُلَآءِ

درمیان میں لٹکے ہوئے ہیں، پورے ان کی طرف ہیں نہ ان کی طرف

اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وَإِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (سورۂ نساء ع ۲۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہ (منافق موذی) تمھارے (مآل کار کے) منتظر ہیں تو اگر اللہ نے فتح دے دی تو کہنے لگتے ہیں کہ کیا ہم آپ کے ساتھ نہیں تھے؟ اگر کافروں کو فتح نصیب ہوئی تو ان سے کہنے لگتے ہیں، کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو گئے تھے اور مسلمانوں کو تم سے بچایا نہیں تھا؟

رسول پر نکتہ چینی | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نکتہ چینی کرنا ان کا شیوہ تھا، ہاں اگر حضور ان کو کچھ مرحمت فرما دیتے تو کہتے سب اچھا ورنہ سب برا۔

وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ ۖ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ (توبہ رکوع ۷)

خدا پر نکتہ چینی | خدا پر نکتہ چینی اور ذات پاک کے خلاف بدگمانی کرنے سے باز نہیں آتے تھے۔ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا (احزاب ع ۲)

رسول پر احسان دھرنا | ایمان کا نصیب ہونا رب کا کرم ہے مگر یہ منافق الٹا خدا پر احسان دھرتے ہیں کہ ہم نے تجھے مانا۔ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا۔ (حجرات ع ۲)

دیکھنے میں بڑے معزز مگر... | دیکھنے میں وہ بڑے مہذب، نہایت معقول، دانشور اور شستہ ادیب کہ دل موہ لیتے ہیں، حقیقت میں وہ بکے ہوئے اور مار آستین ہیں۔

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (المنافقون ع)

نہایت الد الخصام، جھگڑالو اور بہت ہی بد طینت اور تخریب کار اپنے جھوٹے وقار کے لیے غلط کاموں پر اڑ جانے والے لوگ ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ (پ۲۔ البقرہ۔ ع ۲۵)

بہانے باز | اگر کوئی کٹھن مرحلہ درپیش ہوتا تو کھسک جاتے اور پھر آ کر جھوٹے بہانے بناتے۔

وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ (توبہ۔ ع ۶)

مصیبت کی گھڑی آتی تو شکر کرتے کہ ہم ان کے ساتھ نہیں تھے، خوشی کی بات ہوتی تو ہاتھ ملتے کہ کاش ان کے ساتھ ہوتے۔

فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ۝ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ ..... يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ (النساء ع ۱۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تو باہم صلاح مشورہ کر کے کھسک جاتے،

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا (توبہ۔ع ۱۶)

جب وقت نکل جاتا تو باتیں بناتے تاکہ ان کو بھی کچھ مل جائے۔

فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ (احزاب۔ع ۲)

حق کی راہ مارتے تھے | نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے، جہاد سے خود بھی پیچھے رہتے اور دوسروں کو بھی روکتے تھے اور جو شرکت کرنے سے رہ جاتے تو خوش ہوتے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا (احزاب۔ع ۲) فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ (توبہ۔ع ۱۱)

اگر شرکت کرتے بھی تو شرارت کرنے کے لیے۔

لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ (توبہ۔ع ۷)

رب اور رسول کے خلاف سازشیں | ان کی یہ کوشش ہوتی کہ کسی طرح خدا کی بات پوری نہ ہو اور نہ رسول اپنے مقصد میں کامیاب ہوں، اس لیے وہ خفیہ میٹنگیں کرتے رہتے تھے۔

وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ (سورت مجادلہ ع)

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ (النساء۔ع ۱۱)

اپنی پارٹی کے آدمیوں سے کہتے ہیں کہ صبح کو مسلمان ہو کر شام کو پھر جاؤ تاکہ لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا ہوں۔

وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (آل عمران۔ع ۸)

اب جو لوگ کلمہ پڑھ کر اسلامی تحریکوں اور اسلامی نظام کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں، ان کا کیا بنے گا؟ یہ وہ خود ہی سوچ لیں۔

جھوٹی تعریف | کچھ کریں یا نہ کریں لیکن ان کو ہر کارِ خیر کے سلسلے میں کریڈٹ لینے کی ہوس رہتی تھی۔

يُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا (آل عمران۔ع ۱۹)

نماز کا مذاق اڑانا | نماز کا مذاق اڑاتے تھے اذان سنی اور باتیں بنانا شروع کر دیں۔

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا (مائدہ ۸ع)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر نماز کے لیے جاتے بھی تو الکسلائے ہوئے اور محض دکھلاوے کے لیے۔

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى يُرَاءُوْنَ النَّاسَ (النساء)

اور وہ بھی مشروط طور پر

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهٗ خَيْرُنِ اطْمَأَنَّ بِهٖ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ (الحج۔ ع)

عزت کے خلاف سمجھتے | اگر ان سے کہا جاتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلو تاکہ وہ آپ کے لیے بخشش کی دعا کریں تو اسے اپنی عزت کے خلاف خیال کرتے۔

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ (المنفقون۔ ع ۱)

خوفِ خدا کی تلقین کی جاتی تو اسی طرح ان کو جھوٹا وقار آڑے آجاتا۔

وَإِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ (البقرۃ۔ ع ۲۵)

انفاق بھی مارے سے کرتے | راہ خدا میں دینے کا وقت آتا تو برے دل کے ساتھ دیتے۔

لَا يُنْفِقُوْنَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُوْنَ (توبہ۔ ع)

اگر یہ خوش دلی سے بھی دیتے تو بھی بایں خبث باطن ان سے قبول نہ کیا جاتا۔

قُلْ أَنْفِقُوْا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ (توبہ۔ ع)

یہ احمق ہیں | یہ بے وقوف لوگ ہیں کہ خدا کے سامنے جرائتیں کرتے ہیں۔

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ (مائدہ۔ ع ۹)

فاسق لوگ ہیں | إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ (توبہ۔ ع ۷)

بزدل ہیں | وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ (توبہ۔ ع ۷)

احادیث میں اہلِ نفاق کا ذکر

قول حکیمانہ، کام ظالمانہ | یہ منافق کی نشانی ہے کہ ان کی باتیں سنو تو پرحکمت مگر کام دیکھو تو ظالمانہ۔

كَانَ مُنَافِقٌ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ (مشکوٰۃ بحوالہ شعب الایمان)

سامنے کچھ اور پس پشت کچھ کہنا بھی نفاق ہے۔

إِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ لَهٗ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ (دالی ابن عمر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کُنَّا نَعُدُّ ھٰذَا نِفَاقًا (بخاری)

یہ نہیں کہ بادشاہوں کے خلاف کلمۂ حق بھی نہ کہا جائے بلکہ یہ عظیم جہاد ہے، مقصد یہ ہے کہ ان کی خوشامد نہ کی جائے جو حق ہو وہ سامنے بھی کہہ دیا جائے۔ افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر۔ (مشکوٰۃ)

بدزبانی | بدزبانی اور زبان آوری نفاق کا حصہ ہے۔

البذاء والبیان شعبتان من النفاق (ترمذی)

درشت مزاجی اور کنجوسی بھی نفاق کی شاخیں ہیں۔

ان البذاء والجفاء والشح من النفاق (رواہ احمد)

منافق دیکھنے میں اچھا لگتا ہے | منافق دیکھنے میں خوش نصیب اور سلامت نظر آتا ہے، لیکن جب آفت آتی ہے، یکدم آتی ہے اور اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔

المنافق کمثل الارزۃ المجذیۃ التی لا یصیبھا شیئ حتی یکون انجعا فہا مرۃ واحدۃ (صحیحین عن کعب)

اگر تھوڑی بہت بیماری یا دکھ سکھ آجائے تو اس کو وہ اتفاقات تصور کرتا ہے یا بعض طبعی تقاضے۔ پس پردہ خدا کا ہاتھ اس کو نظر نہیں آتا۔

ان المنافق اذا مرض ثم عُوفِیَ کان کالبعیر عقلہ اھلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ (ابو داؤد)

دلچسپ تعارف | ان للمنافقین علامات یعرفون بھا تحیتھم لعنۃ وطعامھم نھبۃ وغنیمتھم غلول ولا یقربون المساجد الا ھجرا ولا یاتون الصلوٰۃ الا دبرا مستکبرین لا یألفون ولا یُؤلفون خُشُب باللیل صخب بالنھار (ابن کثیر بحوالہ احمد عن ابی ھریرۃ)

منافقوں کی چند نشانیاں ہیں جن کے ذریعے ان کی شناخت کی جاتی ہے۔ سلام کی بجائے ان کی زبان پر لعنت رہتی ہے، لوٹ مار کا مال ان کی غذا، مال خیانت ان کے لیے مال غنیمت۔ مسجد میں آتے ہیں تو بک بک کرتے ہوئے، نماز میں آتے ہیں تو سب سے آخر میں اور اتراتے ہوئے، نہ کسی سے محبت کرتے ہیں، نہ اس سے کوئی محبت کرتا ہے۔ رات کو شہتیر کی مانند بستروں پر پڑے رہتے ہیں اور دن کو شور مچاتے پھرتے ہیں۔

عملی نفاق

جو چاہیے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کچھ عملی کوتاہیاں بھی انسان سے سرزد ہو جاتی ہیں لیکن وہ اصطلاحی نفاق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شمار نہیں ہوتیں۔ ہمارے نزدیک یہ کسی حد تک درست بھی ہے، لیکن ان پیہم کوتاہیوں کے ذریعے عموماً قلبی نفاق کی راہ ہموار ہو ہی جاتی ہے، اس لیے آپ نے بہت سے افراد کو دیکھا ہوگا کہ دین کے سلسلے میں، وہ ریب، تذبذب اور تشکیک میں مبتلا ہو گئے ہیں، خاص کر اہل اقتدار اور کمیونسٹ طبقہ۔

جسے دنیا "عملی نفاق" سے تعبیر کرتی ہے، اس میں اکثریت ان لوگوں کی ہے، جو گو وہ زبان سے نہ کہیں لیکن تیور بتلاتے ہیں کہ اسلامی نظام حیات کے سلسلے میں ان کو بے اطمینانی، تشکیک اور بے یقینی کا گھن لگ گیا ہے۔ اسلام کی حقانیت کے بارے میں ان کے قلب و دماغ میں تصدیق کی جو رمق پائی جاتی ہے وہ بھی "اجمالی" حیثیت میں ہے، تفصیلی حد تک وہ کافی حد تک اس سے غیر مطمئن ہیں۔

صورت و معنی | سورۃ البقرہ کے رواں رکوع ۲ سے یہ امور مستنبط ہوتے ہیں۔

- ایمان کے لیے تنہا زبانی اقرار کافی نہیں، اقرار مع تصدیق قلبی ضروری ہے۔ (وما ھم بمومنین)
- معصیت سے دل کی سیاہی بڑھتی ہے، معصیت کفر کی صورت میں گو دل سارا سیاہ ہو جاتا ہے تاہم پیہم انکار و جحود کی بنا پر اس کی کثافت الی غیر نہایۃ بڑھ سکتی ہے۔ (فزادھم اللہ مرضا)
- قرآن حکیم کی اصطلاح میں، فساد فی الارض صرف تخریبی سرگرمیوں کو نہیں کہتے بلکہ کفر و جحود کا نام بھی فساد فی الارض ہے۔ (الا انھم ھم المفسدون)
- راہ حق میں، مصلحتوں اور مفادِ عاجلہ کی پرواہ نہ کرنا لوگوں کے نزدیک حماقت ہے، خدا کے نزدیک احمق وہ ہیں جو رضائے الٰہی کے لیے "قربان ہونے اور قربان کرنے" کو بے وقوفی خیال کرتے ہیں (الا انھم ھم السفھاء)
- دورُخی پالیسی کا نام نفاق ہے، دو مسلم بھائیوں کے مابین اختیار کی جائے تو عظیم معصیت ہے، اگر مسلم اور کافر کے درمیان روا رکھی جائے تو خالص نفاق۔ (واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا)
- دین کے سلسلے میں بے یقینی یا مسرفانہ غیر محتاط زندگی کے باوجود اگر "خیر سلا" دکھائی دیتی ہے تو وہ ان کے غلط طرزِ حیات کی حقانیت کی دلیل نہیں ہوتی بلکہ استدراج ہوتا ہے، جس کا انجام خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ (اللہ یستھزئ بھم)
- جو لوگ دنیا کے لیے دین چھوڑتے ہیں، شرعی نقطہ نظر سے وہ منافق ہوتے ہیں، خدا کے نزدیک ایسے لوگ دین و ایمان بیچتے ہیں۔ (اشتروا الضلالۃ)
- جن لوگوں کا یہ شیوہ ہے کہ "میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو" وہ دراصل نفس و طاغوت کے غلام ہیں، خدا کے نہیں ہیں، خدا کے نزدیک یہ اہل نفاق ہیں جو غضب الٰہی کے نرغے میں آ گئے ہیں۔

(واللہ محیط بالکفرین۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ